تعارف وتبصرہ

عالم اسلام کی روحانی صورت حال

مؤلف : اسرار عالم

صفحات ۱۳۰ - قیمت درج نہیں ناشر: اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی ۔

اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی نے دینی مدارس میں منتخب طلبہ کے تربیتی کیمپس اور ان میں عصری علوم پر محاضرات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے ۔ بعد میں عمومی فائدہ کے پیش نظر ان محاضرات میں سے کچھ شائع کیے گئے ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی زیر تبصرہ کتاب ہے ۔

فاضل مصنف نے عالم اسلام کی روحانی صورت حال کی سنگینی اور نزاکت بیان کرتے ہوئے اس کے انہدام کے عوامل پر روشنی ڈالی ہے۔ ابتدا میں انھوں نے کائنات کے روحانی نظام کا "برائے نام" تعارف کرایا ہے اس لیے کہ ان کے بقول "تفصیل تو درکنار اجمال بھی ہزاروں صفحات چاہتا ہے" (ص۲) اس کے بعد انہدام کی کوششوں میں یہود کے کردار سے مفصل بحث کی ہے ۔ ان کے نزدیک صدر اسلام سے لے کر اب تک عالم اسلام کے زوال و انتشار کا سبب تمام تر یہودی سازشیں ہیں۔ ایک باب میں انھوں نے ان یہودی روحانی اساطین کا تعارف کرایا ہے جنھوں نے "اپنی غیر معمولی روحانی قوتوں اور ناقابل یقین باطنی تصرفات" کا سہارا لے کر عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی (ص۵۲ - ۵۹) چند صفحات اس میدان میں سرگرم یہودی تحریکات کے "اجمالی" تعارف کے لیے بھی خاص ہیں ورنہ ان کا تذکرہ مصنف کے نزدیک "ہزاروں صفحات کا متقاضی ہے" (ص۶) اس کے بعد ان طریقوں کا تعارف ہے جنھیں یہود روحانی نظام کے انہدام کے لیے بروئے کار لاتے ہیں ۔ آخر میں انہدام کی بعض نئی کوششوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

مباحث کتاب کے اس تعارف سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پوری کتاب عالم اسلام کے خلاف یہودی سازشوں کے گرد گھومتی ہے ۔ اس میں امت مسلمہ کی داخلی کمزوریوں سے مطلق تعرض نہیں کیا گیا ہے ۔ حالانکہ موضوع کے احاطہ کا تقاضا تھا کہ بیرونی خطرات کے ساتھ داخلی کمزوریوں کا بھی تجزیہ کیا جاتا ۔ اسی طرح مصنف نے امت کو اس روحانی انحطاط سے نکالنے کی تدابیر پر بھی کوئی روشنی نہیں ڈالی ہے ۔ کتاب کے مطالعہ سے قاری عالم اسلام کی روحانی بنیادیں منہدم ہوتی ہوئی دیکھ کر ششدر تو ہو جاتا ہے مگر ان کی از سر نو تعمیر کے سلسلہ میں اسے کوئی رہنمائی نہیں ملتی ۔

یہودی سازشوں کے تذکرہ میں بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مصنف جادۂ اعتدال پر قائم نہیں رہ سکے ہیں چنانچہ انھیں تاریخ میں برپا ہونے والے ہر فتنہ کے پیچھے یہودی ذہنیت کارفرما نظر آتی ہے۔ مثلاً دیگر واقعات کے علاوہ خلافت راشدہ کا خاتمہ، خلافت بنوامیہ کا خاتمہ، سقوط خاندان مغلیہ اور انہدام بابری مسجد وغیرہ جیسے حادثات بھی ان کے نزدیک یہود کی سازشوں اور "روحانی تصرفات" کے نتیجے میں ظاہر ہوئے (ص ۵۲)

مفروضات کے سہارے مصنف نے یہودی سازشوں کی تاریخ مرتب کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کی ایک مثال ان کا یہ خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی دانست میں قتل کرنے کے بعد یہود منصوبہ بند طریقے پر جزیرۃ العرب کی طرف ہجرت کرنے لگے اور ان کی ایک بڑی تعداد یثرب اور اس کے اردگرد جمع ہوگئی۔ ان کی اس ہجرت کا مقصد یہ تھا کہ ربانی نظام کی آخری کڑی — خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم — جس کی آمد کی خبر وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام سے سن چکے تھے۔ اس کا خاتمہ کردیں (ص ۷۴)

یہ نکتہ خواہ کتنا ہی لطیف اور دل آویز ہو مگر حقیقت سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں۔ یہود کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان کی باغیانہ روش کی وجہ سے پہلی دوسری صدی عیسوی میں رومی حکمرانوں نے ان کا زبردست قتل عام کیا تھا اور انھیں جلاوطن کردیا تھا۔ اس عہد میں ان کے بعض قبائل نے انتہائی کس مپرسی کی حالت میں جزیرۃ العرب کی طرف ہجرت کی تھی اور حجاز کے مختلف علاقوں میں پناہ گزیں ہوگئے تھے۔

جدید سائنسی ایجادات کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے استعمال کرنے میں بھی فاضل مصنف کو یہودی سازش نظر آتی ہے۔ چنانچہ وہ قرأت کی ٹیپ ریکارڈنگ نماز میں مائک کے استعمال اور قرآن پاک کی طباعت و اشاعت اور اسے غیر مسلموں کو دینے پر نکتہ چینی کرتے ہیں (ص ۱۲۲ - ۱۲۸) اس ضمن میں انھوں نے جو سوالات اٹھائے ہیں وہ تو ضرور غور و تجزیہ کے متقاضی ہیں لیکن ان چیزوں کو نظام عبادات منہدم کرنے کی یہودی سازش" سے جوڑنا محض خام خیالی ہے۔

یہ کتاب آسان مضمون کو مشکل زبان میں پیش کرنے کا ایک نمونہ ہے۔ فضلاء مدارس کی اردو تحریروں پر عموماً عربی زبان کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں لیکن وہ بھی اس حد تک عربی زدہ تحریریں لکھنے کے عادی نہیں۔ کتاب میں آیات اور احادیث کے ترجمے نہیں دئیے گئے ہیں۔ دوران محاضرہ تو اس کی ضرورت نہ تھی کہ سامعین عربی مدارس کے طلبہ تھے مگر افادۂ عام کی غرض سے شائع کرتے وقت ان کے ترجمے دے دیے جاتے تو بہتر تھا۔

(ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی)